REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

# الفضل

ربوہ

یوم شنبہ

۱۰ جمادی الثانی ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۶/۱۱ ۱۲ صلح ۱۳۳۶ ہش ۱۲ جنوری ۱۹۵۷ء نمبر ۱۱

## اسرائیلی فوج اردن کی سرحدوں پر جمع ہو رہی ہے

### حکومتِ اردن نے اسرائیل کے جارحانہ عزائم کے خلاف اقوام متحدہ میں شکایت پیش کر دی

نیویارک ۱۱ جنوری۔ اردن کی حکومت نے اقوام متحدہ سے شکایت کی ہے کہ اسرائیلی فوجیں بھاری تعداد میں پھر اردن کی سرحد کے ساتھ ساتھ جمع ہو رہی ہیں اور اسرائیل کی طرف سے حملے کا زبردست خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ یہ شکایت کل حکومت اردن نے ایک تار کے ذریعہ اقوام متحدہ میں اپنے نمائندہ جناب الرفاعی کے نام ارسال کی۔ اور انہیں ہدایت کی کہ وہ اسے فوراً اقوام متحدہ میں پیش کر دیں۔ چنانچہ انہوں نے یہ تار کل ہنگری کی صورتِ حال پر بحث کے دوران جنرل اسمبلی میں پڑھ کر سنایا۔ اور اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر ہمرشول سے فوری مداخلت کی اپیل کی۔ مسٹر ہمرشول نے عارضی صلح کمیشن کے صدر جنرل برنز سے فوراً رپورٹ مانگی ہے۔ ان کی طرف سے جواب موصول ہونے پر وہ جنرل اسمبلی میں رپورٹ پیش کریں گے۔ کل اپنی حکومت کی طرف سے تار موصول ہونے پر جناب الرفاعی نے دوسرے عرب نمائندوں سے مشورہ کیا۔ بعد میں انہوں نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ مسٹر ہمرشول کے رپورٹ پیش کرنے سے پہلے پہلے وہ عرب نمائندوں سے برابر مشورہ کرتے رہیں گے۔ کل رات حیفہ میں اسرائیل کے دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے اس خبر کی تردید کی کہ اسرائیل نے اردن کی سرحد پر پھر فوجیں جمع کر دی ہیں۔

## ہیرلڈ میکملن برطانیہ کے وزیر اعظم بنا دیئے گئے

### مصر کے بارے میں نئی حکومت کی پالیسی تبدیل نہیں ہو گی

لندن ۱۱ جنوری۔ مسٹر ہیرلڈ میکملن کل برطانیہ کے نئے وزیر اعظم بن گئے۔ ان کے پیشرو سر انتھنی ایڈن پرسوں شام خرابیٔ صحت کے باعث وزارت سے مستعفی ہو گئے تھے۔ مسٹر ہیرلڈ میکملن کو کل شام بکنگھم محل میں طلب کیا گیا۔ اس سے قبل ملکہ الزبتھ نے سر ونسٹن چرچل اور لارڈ سالسبری کے مشورہ کیا تھا کہ نیا وزیر اعظم کسے مقرر کیا جائے۔ مسٹر ہیرلڈ میکملن کی عمر ۶۲ برس ہے اور وہ سر انتھنی ایڈن کی کابینہ میں وزیر خزانہ تھے۔

سیاسی حلقوں نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ مسٹر میکملن کے تقرر کے بعد مصر کے بارے میں برسر اقتدار کنسرویٹو پارٹی کی پالیسی تبدیل نہیں ہو گی۔ اور کنسرویٹو نیابت سویز کے متعلق حالیہ اقدام کی حمایت کرتی رہے گی۔ یاد رہے مسٹر میکملن مصر میں فوجی مداخلت کے متعلق مسٹر ایڈن کی پالیسی کے زبردست حامی تھے۔

جب مسٹر میکملن ملکہ سے ملاقات کے بعد اپنی سرکاری رہائش گاہ ڈاؤننگ سٹریٹ پہنچے۔ تو نامہ نگاروں نے ان سے دریافت کیا کہ آیا ملک میں عام انتخابات ہوں گے۔ نئے وزیر اعظم نے جواب دیا۔ ابھی انتخابات نہیں ہوں گے۔ اور جب انتخابات کا مرحلہ آیا تو ہم جیت جائیں گے۔

### یمن روسی رضاکاروں کی خدمات حاصل کرے گا

بون ۱۱ جنوری۔ مغربی جرمنی میں یمن کے سفارتی مشن نے کہا ہے کہ اگر ضروری ہوا تو یمن برطانوی جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لئے روسی رضاکار بلائے گا۔

### چوہدری محمد علی امریکہ میں سفیر مقرر کر دیئے گئے

کراچی ۱۱ جنوری۔ جناب چوہدری محمد علی کو امریکہ میں پاکستان کا سفیر مقرر کیا گیا ہے۔ آپ نے گذشتہ سال ستمبر میں وزارت عظمیٰ سے استعفیٰ دیا تھا۔ اب آپ کی عمر ۵۱ سال ہے۔

### اعلیٰ سطح کی غذائی کانفرنس

ڈھاکہ ۱۱ جنوری۔ آج ڈھاکہ میں وزیر اعلیٰ جناب عطاء الرحمٰن خان کی صدارت میں ایک غذائی کانفرنس ہو رہی ہے جس میں مشرقی پاکستان کی غذائی صورت حال پر غور کیا جائے گا۔ اس میں مرکزی وزیر خوراک جناب دلدار احمد اور خوراک کے سکرٹری پیر احسن الدین بھی شرکت کریں گے۔

### امریکی سفیر کی صدر ناصر سے دوسری ملاقات

قاہرہ ۱۱ جنوری۔ کل قاہرہ میں امریکی سفیر نے صدر ناصر سے پھر ملاقات کی۔ گذشتہ دو دنوں میں ان کی یہ دوسری ملاقات ہے۔

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۱ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

## اخبار احمدیہ

لاہور ۱۰ جنوری (بذریعہ فون) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو گذشتہ رات اعصابی بے چینی کی شکایت رہی دانت کی تکلیف بھی ابھی چل رہی ہے۔ جس کے متعلق ڈاکٹری مشورہ حاصل کیا جا رہا ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۱ جنوری۔ محترم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی صحت کے متعلق مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے اطلاع ملی ہے۔ کل رات بخار ۴ء۱۰۰ تھا۔ کھانسی کی شکایت بہت زیادہ ہے۔ اور کمزوری بھی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

### ربوہ ٹیلیفون ایکسچینج سے پہلا ٹرنک کال

ربوہ ۱۰ جنوری۔ ربوہ ٹیلیفون ایکسچینج کے باضابطہ طریق پر کام شروع کرنے کے بعد آج مکرم ملک خادم حسین صاحب ناظر امور عامہ نے ربوہ سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں ٹیلیفون کیا۔ ربوہ ٹیلیفون ایکسچینج سے یہ پہلا ٹرنک کال تھا۔ مکرم ناظر صاحب امور عامہ نے حضرت میاں صاحب موصوف کی خدمت میں ٹیلیفون ایکسچینج کے اجراء پر مبارکباد عرض کی۔ اس پر آپ نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ربوہ میں ٹیلیفون کا لگنا مبارک کرے۔ اور جملہ کارکنوں کو سلسلہ کی صحیح خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

— بوڈاپسٹ ۱۱ جنوری۔ ہنگری نے اقوام متحدہ کی یہ تجویز مسترد کر دی ہے کہ پانچ ممبروں کا ایک تحقیقاتی کمیشن بوڈاپسٹ بھیجا جائے گا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۲ر جنوری ۱۹۵۷ء

# دنیا میں روحانیت کا احیاء کس طرح ہو سکتا ہے

آج مادی دنیا کی ترقی اس بات پر انحصار رکھتی ہے۔ کہ عملی سائنس نے تجربہ اور مشاہدہ کے ذریعہ مادہ کے ممکنات کا انسان کو یقین دلا دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ انسان کوئی کام اسی وقت کرتا ہے۔ جب دو اور دو چار کی طرح اس کو خاص نتائج کا یقین ہو۔ بار بار کے تجربہ اور مشاہدہ کی وجہ سے خاص عمل کے خاص نتائج جو پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اس سے انسان یقین کر لیتا ہے۔ کہ اگر پھر یہی عمل اسی طرح کیا جائے گا۔ تو یہی نتیجہ پیدا ہوگا۔ ہماری زندگی کی مادی ترقی کی بنیاد اسی حقیقت پر ہے۔ اور آج کا انسان اس حقیقت کو نہایت اچھی طرح سمجھ چکا ہے۔ اور اس کا پورا پورا استعمال کر رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مادی ترقی روز بروز زیادہ سے زیادہ ہوتی چلی جاتی ہے۔

لیکن جوں جوں انسان مادی ترقی میں بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اس کی روحانی حالت کمزور ہوتی چلی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اب روحانیت کی حقیقت سے قریب قریب وہ انکاری ہو چکا ہے۔ یورپ کے دانشمندوں نے پچھلی چند صدیوں سے جو مادی ترقیات شروع کر رکھی ہیں۔ اس کا نتیجہ یہی نکلا ہے۔ کہ وہ روحانی اقدار سے بہت پرے ہٹ گئے ہیں۔ اور جو بات وہ تجربہ اور مشاہدہ سے ثابت شدہ نہیں پاتے۔ اس کا انکار کر دیتے ہیں۔

جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ اصل چیز جو مادی ترقی کا باعث ہوئی ہے۔ وہ مادی اشیاء اور ان کے خواص کا ذاتی تجربہ اور مشاہدہ ہے۔ جو ہم اپنے ظاہری حواس سے کرتے ہیں۔ اس سے یہ نتیجہ نکالنا آسان ہے۔ کہ انسان کسی بات میں ترقی نہیں کر سکتا۔ جب تک اس کے متعلق اسے کامل یقین حاصل نہ ہو۔ دوسرے لفظوں میں ذاتی تجربہ اور مشاہدہ ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جس سے انسان کسی چیز کی حقیقت کا قائل ہو سکتا ہے۔ اور اس سے استفادہ کر سکتا ہے۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ اگر روحانیت کوئی حقیقت ہے۔ تو اس کو پانے کے لئے اور اس میں ترقی کرنے کے لئے کیا ذرائع ہیں۔ عقل اس کا جواب یہی دے گی۔ کہ روحانیت کی حقیقت پانے کے لئے اور اس میں ترقی کرنے کے لئے بھی ذاتی تجربہ اور مشاہدہ ہی ضروری ہے۔ کیونکہ کامل یقین کا طریقہ یہی ہے۔

جب کوئی بڑا اور مسلمہ سائنسدان اپنے تجربات اور مشاہدات کی بناء پر کسی مادی حالت اور اس کے نتائج پیش کرتا ہے۔ تو چونکہ ہمیں یقین ہوتا ہے۔ کہ سائنسدان مذکور اپنے تجربات اور مشاہدات کے نتائج پیش کر رہا ہے۔ اس لئے ہم اس کے نتائج پر یقین کر لیتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ان نتائج کا صحیح یقین اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب ہم خود ویسے ہی تجربات اور مشاہدات سے ذاتی طور پر وہی نتائج برآمد کریں۔ اس سے ظاہر ہے۔ جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے۔ اصل چیز جو کامل یقین پیدا کرتی ہے۔ وہ ذاتی تجربہ اور مشاہدہ ہے۔ اس لئے روحانی حالتوں پر کامل یقین پیدا کرنے کے لئے بھی روحانی تجربات اور مشاہدات لازمی ہیں۔

ہفت روزہ المنیر لائل پور میں "حدیث کی اہمیت کا ایک خاص پہلو" کے زیر عنوان ایک مضمون مولانا منظور احمد صاحب نعمانی کا شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں آپ ایک عیسائی پروفیسر کے جواب میں جس نے اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے متعلق پوچھا تھا۔ لکھتے ہیں:۔

"ابتدائی تمہیدی اور تعارفی گفتگو کے بعد انہوں نے مجھ سے کہا۔ کہ میں خدا کی ذات و صفات کے بارہ میں آپ سے کچھ پوچھنا اور گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے کچھ سوچ کر جواب دیا۔ کہ خدا کی ذات و صفات کے بارہ میں میرا اپنا علم کچھ نہیں ہے۔ نہ میں نے اپنی آنکھوں سے خدا کو دیکھا۔ نہ اپنی عقل سے اس کو سمجھا۔ اور جانا۔ میں تو اس معاملہ میں اپنے کو بلکہ سارے ہی انسانوں کو نابینا یقین کرتا ہوں۔

بے شک اپنی عقل سے اتنی بات تو میں سمجھتا ہوں۔ اور آپ بھی سمجھتے ہوں گے۔ کہ خدا ہے ضرور۔ لیکن آگے یہ بات کہ اس کی صفات و خصوصیات کیا ہیں۔ اور اس کی رضامندی اور ناراضگی کا قانون اور معیار کیا ہے؟ اس کو معلوم کرنے سے میری اور ہر انسان کی عقل عاجز ہے۔ یہ باتیں صرف وحی اور نبوت ہی کے ذریعہ سے معلوم ہو سکتی ہیں۔ اس لئے میرے نزدیک اس علم کو حاصل کرنے کا راستہ صرف یہ ہے۔ کہ اللہ کے کسی سچے نبی تک پہنچا جائے۔ اور اس بارہ میں وہ جو کچھ بتائے۔ اسی کو حق سمجھ کر مان لیا جائے"!

چند سطور کے بعد آپ لکھتے ہیں:۔

"اگرچہ ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے میرا عقیدہ شروع ہی سے یہ رہا ہے۔ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خدا کے رسول ہیں۔ لیکن اس کے باوجود میں نے بار بار خود غور و فکر کر کے اپنی عقل و بصیرت سے بھی اسی کو جاننے اور سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ اور مجھے اب عقل کے ذریعہ بھی اس کا ایسا یقین حاصل ہے۔ جیسا کہ آنکھوں سے دیکھنے کے بعد کسی چیز کا یقین ہو جاتا ہے۔ جس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔ بہرحال پہلے میں نے ایک نبی کے نبی ہونے کا یقین حاصل کیا۔ اس کے بعد یہ طے کر لیا۔ کہ خدا کے بارہ میں یا آخرت کے بارہ میں یا اسی طرح کے اور دوسرے غیبی حقائق کے بارہ میں جو کچھ وہ کہتا ہے۔ سب حق ہے"!

پھر آپ لکھتے ہیں:۔

"اس کے بعد میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے بعض وہ واقعات اور آپ کے بعض ایسے ارشادات ان کو سنائے۔ جن کو سن کر میرے نزدیک ہر طالب حق اور سلیم الفطرت آدمی کو آپ کی صداقت کے بارہ میں اطمینان و یقین حاصل ہو سکتا ہے۔ اسی کے ساتھ میں نے آپ کی بعض وہ دعائیں ان کو بتائیں۔ جو حدیث کی کتابوں میں آپ سے نقل کی گئی ہیں۔ اور جن کا لفظ لفظ اس کی شہادت دیتا ہے۔ کہ جاہلیت کی ظلمانی فضا میں ایسی عارفانہ دعائیں اسی قلب سے نکل سکتی ہیں۔ جن کو وحی الہام کی نعمت سے اللہ نے نوازا ہو۔ اور جس کا اللہ تعالیٰ سے خاص الخاص رابطہ اور تعلق ہو"

آپ نے یہ واقعہ اور یہ باتیں اس بات کو ثابت کرنے کے لئے لکھی ہیں۔ کہ "ذخیرہ حدیث" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی کا کامل اور حسین مرقع پیش کرتا ہے۔ اس لئے آپ کی رسالت اور اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات پر یقین پیدا کرنے کے لئے یہ ذخیرہ حدیث نہایت ضروری ہے۔

جہاں تک فاضل مضمون نگار نے "ذخیرہ حدیث" کی ضرورت کے متعلق فرمایا ہے۔ ہم اس کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ واقعی ذخیرہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کامل و حسین زندگی کا نقشہ ہمارے سامنے رکھتا ہے۔ اور رسالت اور اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کو سمجھنے کے لئے کسی طرح اس ذخیرہ سے صرف نظر نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن فاضل مضمون نگار نے صرف اپنی عقل کو یقین کا ذریعہ بنایا ہے۔ بے شک ان باتوں کو سمجھنے کے لئے عقل ابتداءً ہماری رہنمائی کرتی ہے۔ لیکن رسالت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات پر کامل ایمان پیدا کرنے کے لئے محض عقل کی رہنمائی کافی نہیں ہے۔ جب تک ہمیں ذاتی طور پر بھی تجربہ اور مشاہدہ سے ثابت نہ ہو۔ کہ واقعی کوئی ایسی ہستی موجود ہے۔ جو خالق کائنات ہے اور وہ انسانوں سے تعلق پیدا کرتی ہے۔ عقل سے اللہ تعالےٰ کے متعلق صرف اتنا معلوم ہو سکتا ہے کہ اس پر حکمت کارخانے کو بنانے اور چلانے والی کوئی حکیم و خبیر ہستی ضرور ہونی چاہیئے لیکن واقعی کوئی ایسی ہستی موجود ہے۔ یہ یقین کامل ایسا یقین جو ہمیں اس کی راہ میں متحرک اور فعّال بنا سکتا ہے اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جب ہم ذاتی طور پر اس کی موجودگی کو محسوس کریں

بے شک ایسی دعائیں جیسی کہ احادیث کی کتب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق مروی ہے معجزانہ اثر رکھتی ہیں لیکن دراصل ان دعاؤں کی قبولیت ہے جو ہمارے روبرو اللہ تعالےٰ کی ہستی کی ایک عظیم شہادت پیش کرتی ہے۔ پھر یہ عظیم شہادت اس وقت اور بھی جدید ہو جاتی ہے جب ہم خود دعائیں کریں اور وہ قبولیت کی سعادت پائیں اللہ تعالےٰ کی ذات و صفات پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کو دیکھ کر ہمارا ایمان بے شک بڑی تقویت حاصل کرتا ہے۔ لیکن جب ہم خود اپنی دعاؤں کے شرف قبولیت کا تجربہ کریں۔ تو رسالت اور اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات پر ہمارا ایمان کامل ہو جاتا ہے۔ اور اسکو وہ مقام حاصل ہوتا ہے جس کو حق الیقین کہا جا سکتا ہے۔ ایمان کا یہی درجہ یعنی حق الیقین کا درجہ ہی وہ مقام ہے جو ہمیں حقیقی روحانیت کے عالم میں لے جاتا ہے اور جہاں ہم کو روحانیت میں ترقی کی راہ مستقیم ملتی ہے اور ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں حیوان سے ترقی کر کے انسان اور انسان سے ترقی کر کے با اخلاق انسان اور با اخلاق انسان سے ترقی کر کے باخدا انسان بن جاتے ہیں۔ یعنی صحیح معنوں میں "روحانیت" میں ترقی کر سکتے ہیں

(باقی صفحہ ۸)

# صدر جمہوریہ مصر جمال عبد الناصر کے نام ناظر صاحب امور خارجہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا مکتوب

## اور

# اس کا جواب

## میں حضرت امام جماعت احمدیہ کا ممنون ہوں کہ انہوں نے مصر کی جدوجہد کے متعلق پاکیزہ جذبات کا اظہار کیا اور دعائیں کیں (جمال عبد الناصر)

جناب ناظر صاحب امور خارجہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا ایک خط اور صدر جمہوریہ مصر جناب جمال عبد الناصر کی طرف سے اس کا جواب معہ اردو ترجمہ [illegible]

### نقل خط جناب ناظر صاحب امور خارجہ جماعت احمدیہ پاکستان

ربوہ ۱۹/۱۱/۵۶ بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فخامة السيد جمال عبد الناصر
رئيس الجمهورية المصرية

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته.

وبعد فقد تلقيت برقية فخامتكم المورخة في ۱۹/۱۱/۱۹۵۶ المعبرة عن عواطف الشكر والامتنان فكان لها الصدى الحسن لدى إمام الجماعة الاحمدية الذي أثلجت صدره اخبار وقف العدوان الانكليزي الافرنسي والاسرائيلي وفشل المؤامرة التي حاكها الاستعمار ضد مصر العزيزة وهو يدعو الله تعالى ان يكلأكم والشعب المصري بعنايته لتكونوا الدرع القوي الغربي لحصن الاسلام ضد اعدائه

ألا ان حضرة امام الجماعة الأحمدية لا زال مهتما اهتماما عظيما بقضية الخطر الصهيوني "الذي يهدد البيت الحرام مباشرة حتى رأيناه يقترح منذ ثماني سنوات على الشعب الباكستاني بفرض ضريبة تساوي الواحد بالمائة من املاك كل باكستاني، تخصص لمساعدة عرب فلسطين ضد اسرائيل وسواها من اعداء الاسلام والعروبة وتعهدت جماعتنا يومئذ ان تقدم اول الناس الضريبة المشار اليها في سبيل الغاية المذكورة. وهنالك خطب عديدة القاها حضرته في هذا الموضوع مقترحا فيها الخطوات العملية الممكنة

فالمهم أن حضرته لا زال مهتما اهتماماً عظيما بقضية الخطر الصهيوني وما فتئ وافراد جماعته داعيا الله عز وجل ان يحفظ البيت الحرام ويجمع المسلمين على حبل الله وتقواه، ويلهمهم سبيل الرشاد

صان الله مصر وحفظكم آمين
والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

ناظر الامور الخارجية للجماعة الأحمدية
سيد زين العابدين ولي الله شاه

### خط کا ترجمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت گرامی جناب کرنل جمال عبد الناصر
رئیس جمہوریہ مصر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

جناب کا شکر و امتنان کا تار مورخہ ۱۹/۱۱/۵۶ کو مجھے ملا جس کا حضرت امام جماعت احمدیہ پر گہرا اثر ہوا اور اطمینان قلب ہوا کہ انگریزوں فرانسیسوں اور اسرائیلیوں کا جور و ظلم رک گیا۔ اور امپریلزم نے جو منصوبہ مصر کے متعلق باندھا تھا۔ وہ ناکام رہا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کو اور مصری قوم کو اپنے خاص فضل سے مدد کرے۔ تا کہ آپ دشمنوں کے مقابلہ میں قلعۂ اسلام کے رکن حصین بنیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کو صہیونی خطرہ کے متعلق ہمیشہ فکر رہا ہے۔ کیونکہ اس کا زبردست اثر بیت اللہ پر پڑتا ہے۔ یہ فکر اس حد تک ہے کہ آٹھ سال ہوئے آپ نے یہ تجویز کی تھی کہ ہر پاکستانی اپنے املاک پر ایک فیصدی چندہ دے۔ تا کہ فلسطینی عربوں کو اسرائیل اور دیگر دشمنان اسلام عرب کے خلاف اپنی جدوجہد میں اس روپیہ سے مدد حاصل ہو۔ اس تجویز پر عمل پیرا ہونے کے لئے ہماری جماعت کی طرف سے اتفاق کا اظہار کیا گیا۔

مزید برآں حضرت امام جماعت احمدیہ نے اس موضوع پر کئی تقاریر بھی فرمائیں تا کہ عملی قدم اٹھانے کے لئے تحریک ہو۔

الغرض حضرت امام جماعت احمدیہ کو یہودی خطرہ کا پورا احساس و فکر ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ بیت اللہ کی حفاظت فرمائے۔ اور مسلمانوں کو تقویٰ پر اکٹھا کرے اور انہیں نیکی کے راستہ پر چلنے کی تحریک فرمائے۔ اللہ تعالیٰ مصر کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔ اور آپ کا حامی و ناصر ہو۔

### صدر جمہوریہ مصر جمال عبد الناصر کی طرف سے خط کا جواب

بسم الله الرحمن الرحيم

رياسة الجمهورية
مكتب الرئيس

سيادة زين العابدين
ولي الله شاه، باكستان

تحية طيبة

وبعد فاشكر لك رسالتك الكريمة التي أعربت فيها عن الشعور الطيب لسيادة امام الجماعة الاحمدية نحو مصر في كفاحها ضد الاستعمار متحالفا مع الصهيونية

كما أشكر لسيادته اهتمامه بالقضية الفلسطينية والعمل على درء الخطر الصهيوني الجاثم في اسرائيل والمساندين لها.

والله يوفقنا ! ويسدد خطانا ويثبت اقدامنا ويجمعنا على كلمة سواء

والسلام عليكم ورحمة الله

القاهرة في ۱۷/۱۲/۱۹۵۶

رئيس الجمهورية
جمال عبد الناصر

ترجمہ

### رئیس جمہوریہ مصر کا جواب

بخدمت ناظر امور خارجہ

آپ کے نیک پیغام کا شکر گزار ہوں جس میں امام جماعت احمدیہ کی طرف سے مصر کی اس جدوجہد کے بارے میں پاکیزہ جذبات کا اظہار کیا گیا ہے جو اس نے مغربی استعمار اور یہودی خطرہ کے خلاف جاری کر رکھی ہے۔ میں حضرت امام جماعت احمدیہ کا ممنون ہوں کہ انہوں نے مسئلہ فلسطین اور یہودی خطرہ کے بارے میں جو اسرائیل اور اس کے مددگاروں کی طرف سے رونما ہوا ہے اتنا فکر ظاہر فرمایا ہے اور دعائیں کیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے اور ہمارے پائے ثبات کو تقویت بخشے اور مومنوں کو صحیح راستہ پر چلائے۔ اور کلمۃ الحق پر سب کو جمع کرے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

رئیس جمہوریہ مصر
جمال عبد الناصر

# رسالہ ریویو آف ریلیجنز (انگریزی)

## کے متعلق

## حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا عزم مبارک

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی تھی کہ حضور کا "پسر موعود" اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ۱۹۱۴ء سے ۱۹۵۶ء تک بیالیس سالہ عہد خلافت جماعت کے سامنے ہے۔ جو سارے کا سارا ہی حضور کی اولوالعزمی پہ مہر صداقت ثبت کر چکا ہے۔ جماعت کا ہر وہ کام جس کی طرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ذاتی توجہ فرمائی۔ وہ بفضلہ تعالیٰ پوری کامیابی کے ساتھ سرانجام پا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اس اولوالعزم امام کو جماعت کے سر پر صحت و عافیت کے ساتھ تا دیر سلامت رکھے۔ آمین۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس دفعہ جلسہ سالانہ کے موقع پر رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی توسیع اشاعت کے متعلق تحریک کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش تھی۔ کہ اس رسالہ کے کم از کم دس ہزار خریدار ہونے چاہئیں۔ مگر افسوس کہ ہم نے حضور کی اس تحریک کی طرف بھی کوئی توجہ نہ دی۔ اس لئے اب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے ایک عملی قدم تجویز فرمایا ہے۔ جس کے مطابق اس رسالہ کے آئندہ جلسہ سالانہ تک انشاء اللہ دس ہزار خریدار ہو جائیں گے۔ حضور کی اس عملی تجویز کے مطابق ریویو کی توسیع اشاعت میں حصہ لینے والے السابقون الاولون کی فہرست درج ذیل ہے۔

ہم دیگر احباب کی خدمت میں بھی درخواست کرتے ہیں کہ وہ جلد سے جلد اس مبارک کام میں حصہ لیں اور اپنے وعدے بھجوائیں تاکہ حضور کی خدمت میں پیش کر کے ان کے لئے دعا کی درخواست کی جا سکے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مبارک تحریک پر لبیک کہنے والے دوستوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رسالہ ریویو کی توسیع اشاعت کی تحریک فرماتے ہوئے اپنی طرف سے ——— ۱۱۰۰ کا پیوں کا وعدہ فرمایا

| نمبر | نام | تعداد | |
|---|---|---|---|
| ۲ | مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی | ۱۰۰۰ | " |
| ۳ | سید حضرت اللہ پاشا صاحب منجانب حیدر آباد ڈویژن | ۱۰۰ | " |
| ۴ | مکرم ملک عمر علی صاحب رئیس ملتان | ۱۰۰ | " |
| ۵ | مکرم رحیم بخش صاحب قائد خدام الاحمدیہ کوئٹہ | ۵۰ | " |
| ۶ | ڈاکٹر نور الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بدوملہی | ۱۰ | " |
| ۷ | مکرم چوہدری فتح الدین صاحب انصاف کمپنی لائل پور | ۵۰ | " |
| ۸ | مکرم ملک منظور احمد خان صاحب موضع گکھڑ گکھڑ گھٹیالیاں سیالکوٹ اپنی طرف سے اور اپنے خاندان کی طرف سے | ۱۰ | " |
| ۹ | مکرم آفتاب احمد صاحب ضلع نواب شاہ سندھ | ۵۰ | " |
| ۱۰ | مکرم بشارت احمد صاحب پراچہ از سرگودھا | ۵۰ | " |
| ۱۱ | " عبدالرحیم صاحب " " | ۵۰ | " |
| ۱۲ | " فضل الرحمٰن صاحب " " | ۵۰ | " |
| ۱۳ | " محمد اقبال صاحب " " | ۵۰ | " |
| ۱۴ | " میجر بشیر احمد صاحب " " | ۵۰ | " |
| ۱۵ | " پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج از طرف تعلیم الاسلام کالج یونین | ۵۰ | " |
| ۱۶ | " عین النعیم صاحب ورک نائب صدر احمدیہ انٹر کالیجیٹ ایسوسی ایشن ملتان | ۱۰ | " |
| ۱۷ | " مستری نذیر احمد صاحب موسےٰ والا سیالکوٹ | ۲۵ | " |
| ۱۸ | " عبدالواحد صاحب جادہ کلاتھ ہاؤس اوکاڑہ | ۱۰ | " |
| ۱۹ | " محمد زبیر صاحب ارشد ربوہ | ۲ | " |
| ۲۰ | قریشی سلطان احمد صاحب مددگار کارکن دفتر ریویو انگریزی | ۲ | " |
| ۲۱ | مکرم منظور احمد صاحب از نشاہدرہ شہر | ۵۰ | " |

# مصلح موعود کا مقدس وجود زندہ خدا کا ایک زندہ نشان ہے

## جلسہ سالانہ کے موقع پر مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی تقریر

(۴۲)

سلسلہ کیلئے دیکھیں الفضل ۱۱ر جنوری ۵۶ء

تقریر کے آخر میں مکرم خادم صاحب نے ان الزامات کا تفصیل سے جواب دیا۔ جو مولوی محمد علی صاحب مرحوم نے اپنے رسالہ "جماعت قادیان اور ہر مسلمان کے لئے لمحۂ فکریہ" میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور جماعت احمدیہ مبایعین پر لگائے ہیں اور اپنے "کارناموں" کو تعلی کے رنگ میں پیش کر کے خود کو منصور ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

اپنے اس رسالہ میں مولوی محمد علی صاحب نے یہ لکھا ہے کہ چونکہ جماعت احمدیہ قادیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصل مسلک پر قائم نہیں رہی۔ اس لئے سزا کے طور پر اسے قادیان سے نکلنا پڑا اور اسے بہشتی مقبرہ بھی چھوڑنا پڑا۔ اس اعتراض کا ذکر کرتے ہوئے مکرم خادم صاحب نے کہا۔ ہمارا قادیان سے نکلنا ایک الٰہی تقدیر تھی۔ جو اس کی ایک خاص حکمت کے ماتحت پوری ہوئی۔ میں ان سے کہتا ہوں کہ احمدیت بجز اسلام کے اور کچھ نہیں ہے اور جماعت احمدیہ کے افراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں۔ بے شک ہمیں قادیان اور بہشتی مقبرہ محبوب ہے۔ لیکن ہمیں کعبہ سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں ہے اگر ہمارا آقا محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ جیسی پیاری بستی کو چھوڑ کر مدینہ میں جا کر آباد ہو سکتا ہے۔ تو الٰہی تقدیر کے ماتحت ہمارا قادیان سے چلکر ربوہ کو آ بسانا ہمیں کیسے مورد الزام ٹھہرا سکتا ہے۔ ہمارے آقا کی بھی یہی سنت ہے۔ جس پر الٰہی تقدیر کے ماتحت ہمیں اس زمانہ میں عمل کرنا تھا

اس کے بعد مکرم خادم صاحب نے احادیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات اور خود سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے بعض رویا و کشوف بیان کر کے ثابت کیا کہ قادیان سے ہماری ہجرت پہلے سے مقدر تھی۔ آپ نے کہا نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے آج سے تیرہ سو سال پیشتر اس کے متعلق پیشگوئی فرمائی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے الہامات کے ذریعہ اس کی خبر دی اور پھر کئی سال پیشتر رویا کے ذریعہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر ظاہر کیا گیا کہ قادیان سے ہجرت مقدر ہے تاکہ جو ہجرت اتنے آسمانی نشانات اپنے ساتھ رکھتی ہے وہ انعام الٰہی ہے یا عذاب الٰہی۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے مکرم خادم صاحب نے کہا اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود کے متعلق اپنے الہام میں فرمایا تھا کہ وہ اولوالعزم ہوگا۔ خدا نے ہمیں اس کی اولوالعزمی ۶۰ سال کی عمر میں بھی دکھا دی کہ وہ ضعیفی کے باوجود ایسا عظیم الشان کام سرانجام دے گا کہ جو رہتی دنیا تک یادگار رہے گا۔ وہ اور اس کی والدہ قادیان سے نکلکر اسمٰعیل اور ہاجرہ کی طرح ایک بیابان جنگل میں جا کر ڈیرا لگائیں گے اور جس طرح اسمٰعیلؑ اور ہاجرہ کی برکت سے وہ جنگل منگل میں تبدیل ہو گیا تھا اسی طرح یہ ماں اور بیٹا بھی اس ویرانے کو ایک جیتے جاگتے شہر میں تبدیل کر دیں گے۔ اور وہ شہر محض ایک شہر ہی نہیں ہوگا۔ بلکہ دنیا بھر میں اشاعت اسلام کے مرکز کا کام دیگا اور اشاعت اسلام کا یہ نیا مرکز ہماری آنکھوں کے سامنے ہے اور ایک دنیا ہے جو اس کی زیارت کے لئے اڑی پڑ رہی ہے (نعرہ تکبیر اللہ اکبر حضرت فضل عمر زندہ باد کے نعرے) ربوہ کے در و دیوار مصلح موعود کی اولوالعزمی کو ثابت کر رہے ہیں۔ لیکن وہ آنکھیں جنہیں خدا نے بے نور کر دیا ہو کون ہے جو ان کو پھر روشنی عطا کر سکے۔ وہ دیکھیں تو کس طرح دیکھیں کہ قادیان سے ہجرت اور پھر ربوہ کی شکل میں ایک نئے مرکز کی تعمیر مصلح موعود کی صداقت کا ایک زندہ نشان ہے۔

پھر مولوی محمد علی صاحب نے اس رسالے میں تائید الٰہی کے ثبوت میں اپنی کتابوں کو پیش کیا ہے اور لکھا ہے کہ مجھے علمی خدمت کی توفیق ملنا اس امر کی دلیل ہے کہ خدا کی نصرت میرے ساتھ ہے۔ مکرم خادم صاحب نے کہا مولوی محمد علی صاحب نے ۴۲ سال میں صرف بیس ۲۰ کتابیں لکھی ہیں۔ اس کے بالمقابل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنی بیش بہا تصانیف میں علوم و معارف کے جو دریا بہائے ہیں ان میں سے صرف ایک دیباچہ تفسیر القرآن ہی مولوی محمد علی صاحب کی جملہ تصانیف سے کروڑوں گنا زیادہ

(باقی صٹ پر)

قیمتی ہے اس کی وجہ سے یورپ میں جو تہلکہ مچا ہے۔ اور سعید روحیں محض اس ایک کتاب کے مطالعہ سے ہی جس طرح قبول حق کی سعادت سے بہرہ ور ہو رہی ہیں۔ وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ پھر جہاں تک قرآن مجید کی تفسیر کا تعلق ہے۔ پوری تفسیر کبیر کو چھوڑ دو اس کا صرف ایک جزو لے لو۔ پورا جزو بھی نہیں۔ کوئی ایک سورت لے لو۔ مولوی محمد علی صاحب کی ساری تفسیر اس ایک سورت کے مقابل پر پوری نہیں اتر سکتی۔ کیا مجال ہے کہ مولوی صاحب نے کوئی ایک مشکل آیت بھی حل کی ہو۔ آسان بات پر چار صفحہ کا نوٹ دے جاتے ہیں۔ لیکن مشکل آیت کو چھوتے بھی نہیں۔ اس کے بعد مکرم خادم صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصانیف کی فہرست پڑھ کر سنائی۔ اور ان کے مضامین پر اختصار کے ساتھ روشنی ڈالی اور بتایا۔ کہ حضور اب تک ستر کے قریب کتب تصنیف فرما چکے ہیں۔ آپ نے کہا اگر "تائید الٰہی کتابیں لکھنے میں ہی ہے۔ تو یہ "تائید مصلح موعود اور اس کی جماعت کے ساتھ ہے۔ نہ کہ غیر مبائعین کے ساتھ پھر مولوی محمد علی صاحب رائلٹی کے لئے لکھتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیشمار کتابیں لکھیں۔ اور ان کی قیمت میں سے ایک پیسہ وصول نہیں کیا۔ جو کچھ آیا سب جماعت کو دے دیا۔ مولوی محمد علی صاحب نے روزی کمانے کے لئے اور رائلٹی کے لئے کتابیں لکھیں۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خالصۃً خدمت اسلام کے جذبے کے ماتحت لکھیں اور ذاتی منفعت کا خیال کبھی دل میں نہیں آنے دیا۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے مکرم خادم صاحب نے کہا۔ "تائید الٰہی کے ثبوت میں مولوی محمد علی صاحب نے مسجدوں کی تعمیر کو پیش کیا ہے۔ اور سکول گنوائے ہیں۔ انہوں نے غیر ممالک میں کتنی مسجدیں بنوائیں؟ صرف دو۔ اس کے بالمقابل پاکستان اور ہندوستان کی بیشمار مساجد کو چھوڑ کر باہر کے ممالک میں ہی ہماری ۲۵۵ مسجدیں ہیں۔ جہاں تک سکولوں اور کالجوں کا سوال ہے۔ ان کے سکول صرف تین اور کالج ایک بھی نہیں۔ لیکن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زمانہ خلافت میں اب تک بیرونی ممالک میں ہمارے تیس سکول قائم ہو چکے ہیں۔ پھر یہاں ایک ڈگری کالج ہے۔ لڑکیوں کا کالج اور دینی تعلیم کے ادارے اس کے علاوہ ہیں۔ پھر جماعت کے ایسے افراد بھی ہیں۔ جنہوں نے اپنی ذاتی کوششوں سے ہی پاکستان میں متعدد ہائی اور پرائمری سکول قائم کئے ہیں۔ اگر "تائید الٰہی اسی کا نام ہے۔ تو پھر یہ "تائید بھی ہمیں ہی حاصل ہے۔

اپنی تقریر کے اختتام پر مکرم خادم صاحب نے فرمایا۔ "تائید الٰہی کے ضمن میں آخری بات جو میں کہنی چاہتا ہوں۔ یہ ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے اپنے مذکورہ رسالہ میں دعویٰ کیا ہے۔ کہ میں منصور ہوں۔ آیئے ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اس دعوے کے بعد واقعات نے کیا ثابت کیا۔ کہ وہ منصور تھے یا غیر منصور۔ انہوں نے یہ رسالہ ۱۹۴۹ء میں لکھا۔ یعنی انہوں نے اپنی وفات سے دو سال پہلے اپنے منصور ہونے کا اعلان کیا۔ لیکن اس کے بعد ہؤا کیا۔ یہی کہ وہی جماعت جس کے برتے پر انہوں نے منصور ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ ان سے بدظن ہو گئی۔ اور وہ خود اس سے سخت دل برداشتہ ہو کر گوشہ نشین ہونے پر مجبور ہو گئے۔ جو حالات رونما ہوئے ان کا ذکر کرتے ہوئے ان کی بیگم صاحبہ فرماتی ہیں۔ ان تفکرات نے مولوی صاحب کی جان لے لی۔ اسی عمر میں بالآخر وصیت لکھ کر میاں محمد صاحب کو بھیج دی۔ کہ یہ پانچ آدمی اور صدرالدین میرے جنازے کو ہاتھ نہ لگائیں۔ احمدیہ بلڈنگس میں مولوی صاحب کا آنا جانا بند ہو گیا۔ سارا دن مسلم ٹاؤن میں ہی رہتے۔ پھر لاہور چھوڑ کر کراچی جانا پڑا۔ جو ان کے لئے دارالہجرت ثابت ہؤا۔ اور انہوں نے وہیں وفات پائی۔ ان پر جماعت کی طرف سے عدم اعتماد کا اس سے بڑھ کر اور کیا اظہار ہو سکتا تھا۔ کہ ان کے بعد جماعت نے اسی شخص کو اپنا امیر بنایا جس کے متعلق مولوی صاحب نے کہا تھا۔ کہ وہ میرے جنازہ کو بھی ہاتھ نہ لگائے۔ چند ہی سال قبل مکرم مولوی صاحب نے رسالہ مذکور میں اپنے منصور ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ اور اس مقدس وجود پر جسے خدا نے مصلح موعود قرار دیا ہے۔ الزام تراشتے تھے۔ خدا نے اِنِّی مُهِینٌ مَنْ أَرَادَ إِهَانَتَكَ کے تحت جواب دیا۔ تم ابھی زندہ ہی ہو گے۔ کہ تمہاری جماعت تمہارے خلاف الزام لگائے گی۔ اور تمہارے خلاف اٹھ کھڑی ہو گی۔ اور پھر تمہاری وفات کے بعد تمہارے مخالف کے ہاتھ پر ہی جمع ہو گی۔ کیا تائید الٰہی اسی کو کہتے ہیں۔ اور کیا منصوروں کی یہی علامتیں ہوتی ہیں۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود کے طفیل خدائی نصرت کے نظارے ہم نے دیکھے ہیں۔ ۱۹۵۳ء میں جب خطرہ حد سے بڑھ گیا۔ اور حالات بد سے بدتر ہو گئے۔ تو اسی مصلح موعود نے جس کے سر پر خدا کا سایہ ہے۔ اعلان کیا کہ خدا میری مدد کو دوڑا آ رہا ہے۔ میں اس کو آتے دیکھ رہا ہوں۔ وہ مجھ میں ہے۔ اس نے چالیس سال میں پہلے بھی مجھ کو کبھی نہیں چھوڑا۔ وہ اب بھی مجھے اکیلا نہیں چھوڑیگا۔ چنانچہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ خدا آیا اور دوڑتا ہؤا آیا۔ ہم نے ہی نہیں بلکہ ایک دنیا نے اس کو آتے ہوئے دیکھا۔ تائید الٰہی اور نصرت الٰہی اس کو کہتے ہیں۔

مبارک ہیں وہ جو مصلح موعود کے دامن کے ساتھ وابستہ ہیں۔ وہ زندہ خدا کا زندہ نشان ہے۔ یہ کہنا تو آسان ہے۔ کہ بیٹا پیدا ہو گا۔ لیکن پیدا کرنا انسان کا کام نہیں ہے۔ اور اگر بیٹا پیدا ہو بھی جائے۔ تو پھر اس کو زندہ رکھنا انسان کے بس میں نہیں ہے۔ اور اگر بیٹا زندہ بھی رہے۔ تو پھر اس کو نیک بنانا۔ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کرنا اور اس درجہ اس کو اولوالعزم بنانا کہ وہ اپنے کارناموں کی وجہ سے زمین کے کناروں تک شہرت پانے والا ثابت ہو۔ انسان کی مقدرت سے باہر ہے۔

مصلح موعود کو پیدا کرنا۔ اس کو ہمہ صفت موصوف بنانا۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد اس کو خلافت حقہ کے منصب پر فائز کرنا یہ خدا کا کام ہے۔ انسان کا کام نہیں۔ یہ کوئی معمولی پیشگوئیاں نہیں ہیں۔ یہ ثبوت ہے اس امر کا کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زندہ نبی ہیں۔ قرآن ایک زندہ کتاب ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرستادۂ برحق اور خدا تعالے کے سچے مامور ہیں۔

---

مکرم خادم صاحب کی تقریر کے بعد ۲۷ر دسمبر ۱۹۵۶ء کا پہلا اجلاس جو محترم چودھری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی زیر صدارت منعقد ہؤا تھا۔ بارہ بجے اختتام پذیر ہو گیا۔

---

## ولادت

خدا تعالے نے اپنے فضل و رحم سے ماہ جنوری میں مجھے دوسرا بھانجا عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر اور صحت عطا فرمائے۔ اور دین و دنیا میں کامیابیاں اور ترقیاں نصیب کرے۔ فہمیدہ اقبال نوشہرہ چھاؤنی صدر بازار۔

---

## "اردو ادب میں طنز و مزاح"

بزم اردو تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیر اہتمام محترم ڈاکٹر وزیر آغا ایم اے پی ایچ ڈی "اردو ادب کے اولین دور میں طنز و مزاح" کے موضوع پر ۱۱ر جنوری ۱۹۵۷ء بروز ہفتہ ۱½ بجے بعد دوپہر کالج میں ایک مقالہ پڑھیں گے۔ ارباب ذوق کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔

(سیکرٹری بزم اردو)

---

## درخواست دعا

میری ہمشیرہ محترمہ سلیمہ بی بی صاحبہ عرصہ ۱½ ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ گو پہلے سے افاقہ ہے۔ مگر ابھی دعا کی خاص ضرورت ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ مولا کریم ہمشیرہ صاحبہ کو جلد صحت عطا فرمائے۔

ملک بشیر احمد ازبدین۔

# کلکتہ یونیورسٹی کی صدسالہ برسی کی تقریب پر تبلیغ اسلام کا نادر موقع

## احباب زیادہ سے زیادہ تراجم قرآن کریم اور دیگر لٹریچر ارسال فرمائیں

کلکتہ یونیورسٹی کی صدسالہ برسی نہایت شاندار طریقہ پر جنوری ۵۷ء میں منائی جانے والی ہے اس موقعہ پر دنیا کی مختلف یونیورسٹیوں کے تقریباً ۱۵۰ وائس چانسلرز و پیکرٹو وغیرہ کی شرکت کی توقع کی جاتی ہے۔ اس موقع پر جماعت کلکتہ کے تبلیغی پروگرام کے ماتحت ان سب کو قرآن مجید ترجمہ انگریزی و دیگر لٹریچر کے تحفے پیش کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

اس بارہ میں مکرم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان کی طرف سے اپیل اخبار بدر قادیان ۴۷/۱۲/۵۶ ۱۵ اور اخبار الفضل ۲۹۶ ۱۸/۱۲/۵۶ میں دوستوں کی نظر سے گذری ہوگی۔ واقعہ یہ ہے کہ کلکتہ یونیورسٹی کی اہمیت اور پھر صدسالہ برسی میں دنیا کے اہل علم حضرات کا اجتماع عظیم ایسی چیز نہیں ہے کہ احمدی جماعت اس سے فائدہ اٹھانے کی طرف سے پہلوتہی کرتی۔ اب دوستوں کا فرض ہے کہ ایک یا زیادہ جلدیں مل کر احباب مہیا کردیں تاکہ اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے احمدیہ لٹریچر اور قرآن پاک کی تعلیمات دنیا کے کناروں تک بیک وقت آسانی سے پہنچ جا سکے آسان ذریعہ یہی ہوسکتا ہے کہ احباب خود فری پارسل خاکسار کے نام بذریعہ رجسٹری پارسل بذریعہ ڈاک ارسال فرمائیں یا دفتر ترجمۃ القرآن تحریک جدید ربوہ میں قیمت ادا کر دیں تاکہ دفتر خاکسار کو بذریعہ پارسل کردیوے یا جیسا کہ ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان کے اعلان میں ہے۔ دفتر حفاظت ربوہ میں قیمتیں جمع کرا دیویں۔ ترجمہ قرآن مجید انگریزی یا ڈچ جرمنی جس کے ساتھ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا تحریر فرمودہ دیباچہ بھی ہے۔ تبلیغ اسلام کے لئے نہایت ہی بے بہا اور خاص مؤثر دولت ہے اب تک حسب ذیل معززین و قدردانوں کی خدمت میں تحفے پیش کئے جا چکے ہیں اور جس قدر آراء حاصل ہو چکی ہیں وہ نہایت ایمان بخش و حوصلہ افزا ہیں۔ باقی حضرات سے بھی آراء حاصل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ پروفیسر ہیرالال چوپڑہ کلکتہ کو ان کی خاص خواہش اور درخواست پر تحفۃً دیا گیا جس کے جواب میں صاحب موصوف نے کلکتہ کے اخبار روزانہ ہند مؤرخہ ۳ جون ۱۹۵۶ء میں ڈنکا نم پر خاص ریویو شائع کرایا جو اخبار بدر قادیان مؤرخہ ۷ جولائی ۵۶ء اور الفضل مؤرخہ ۱۱ جولائی ۵۶ء میں بھی شائع ہوئی۔ ان حضرات کو تو کلکتہ کے موقعہ پر پیش کیا گیا۔

۱۔ وزیر اعظم روس Mr Balganin

۲۔ سکھ کلچرلسٹ Mr: Krusheif of china

۳۔ میڈم سن یاٹ سن Madawnu Sunyetsen peoples Republic of china

۴۔ چیف جسٹس ہندوستان S.R.Dan بذریعہ مولوی بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ فاضل دہلی

۵۔ سکھ کلچرل سنٹرل کلکتہ۔ ۶۔ Dr S.N Seu سابق وائس چانسلر دہلی یونیورسٹی سابق شریف کلکتہ

۷۔ میور کلکتہ کارپوریشن Prof: S.C Ghoob

۸۔ Sri Thakar Aneehul chau-ha بانی فرقہ ست سنگ پٹنہ (حال دیوگڑھ بہار (مشرقی پاکستان)

۹۔ شاہ حبشہ Hillasilusi of Ethispia

۱۰۔ وزیر اعظم چین Mr chu Eulau

۱۱۔ ایڈیٹر اخبارات بازار پتریکا۔ کلکتہ Mo Tusbikaati Ghoh

۱۲۔ پروفیسر ہیرالال چوپڑہ کلکتہ۔

۱۳۔ گرینڈ مسلم مشن بمبئی۔ مشن مذکور کے فاؤنڈر پریذیڈنٹ محمد علی الحاج سالمین کی خاص درخواست و خواہش پر نصف قیمت پر مہیا کیا گیا۔

۱۴۔ Mr. John Linton. Indian Programme Organisor of B.B.C. London

۱۵۔ Dr S. K chatteijn چیئرمین مجلس قانون ساز مغربی بنگال صاحب موصوف ۱۷ زبانوں کے ایم اے ہیں

۱۶۔ Earl Warreu. chief justice of U.S. Supreme court

جماعت کلکتہ کے مجوزہ پنجسالہ تبلیغی پروگرام میں ہے کہ ہندوستان کے ہر بڑے شخص یعنے ہائی کورٹوں کے جج۔ مجالس قانون ساز کے خصوصی ممبران۔ یونیورسٹیوں کے وائس چانسلر۔ صوبوں کے گورنر وزراء اعظم صدر ہندوستان کے علاوہ دور دور تک بھی سلسلہ کا لٹریچر پہنچایا جائے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ اپنے فضل سے ہمیں توفیق بخشے اور احباب جماعت کو لٹریچر مہیا کردینے کی سعادت عطا کرے۔

صدسالہ برسی والے مہمانوں کے علاوہ دیگر معززین کا انتخاب بھی زیر غور ہے۔ قرآن مجید و دیگر لٹریچر جیسے مہیا ہوتا جائے گا انشاء اللہ تعالےٰ زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جائے گی۔ کلکتہ کی مشہور لائبریری National Library سابق امپیریل لائبریری کے علاوہ اور بھی ایسی لائبریریاں ہیں جہاں ہمارا لٹریچر بڑا زبردست کام کرے گا انشاء اللہ تعالےٰ۔

ہندوستان کے دوستوں کو چاہیئے کہ فی جلد پندرہ روپے براہ راست ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کو بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ پاکستانی و دیگر ممالک کے احباب جماعت دفتر حفاظت مرکز ربوہ یا دفتر Oriental and Religion Publishing corporation Ltd Rabwah رقم ارسال فرمائیں۔ خاکسار کو بھی اطلاع دینی چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ ہمارے پروگرام کی اپنے فضل سے تکمیل کرا دے۔ آمین۔

محمد شمس الدین سیکرٹری تبلیغ و امیر جماعت احمدیہ کلکتہ
15, New tengra Road calcutta - 15

نوٹ:۔ مندرجہ بالا قرآن مجید مترجم انگریزی حسب ذیل احباب نے مہیا کئے جزاہم اللہ تعالےٰ
(۱) میاں محمد حسین صاحب نیشنل ٹمبر کلکتہ۔ (۲) میاں محمد عمر صاحب سہگل کلکتہ۔
(۳) میاں محمد یوسف صاحب بانی کلکتہ (۴) میاں محمد شفیع صاحب دہرہ کلکتہ۔
(۵) سید بشیر الرحمن صاحب بھارت ابرانڈسٹریز کلکتہ۔

---

## یہ بستر کس کا ہے؟

۲۵ر دسمبر کی شام کو ہیڈ بلوکی سے لائلپور آنے والی پنجاب ٹرانسپورٹ بس ۳۳۵۶ سے لائلپور اترتے ہوئے جلسہ سالانہ ربوہ پر آنے والے کسی مہمان سے میرے ملازم کا بستر تبدیل ہوگیا ہے۔ موصولہ بستر مندرجہ ذیل اشیاء پر مشتمل ہے۔

رضائی بوسیدہ۔ نئے لحاف کے پردے بغیر روئی کے۔ رنگ کابی شکستہ۔ جن صاحب کا یہ بستر ہو وہ درج ذیل ایڈریس پر خط و کتابت کر کے اپنا بستر وصول کریں۔

مرزا محمد احسن بیگ سٹور کیپر پی ایس لنک ہیڈ بلوکی ضلع لاہور

---

## گمشدہ کمبل

۲۹ر دسمبر کو میں چناب ایکسپریس سے آرہا تھا اور سیکنڈ کلاس کے کمپارٹمنٹ میں تھا۔ جب گاڑی تقریباً ۹½ بجے صبح ربوہ سٹیشن پر پہنچی تو اس ڈبہ میں دفعۃً بہت بھیڑ ہوگئی۔ اور میرا سامان ادھر ادھر بکھر گیا۔ میرے ساتھ ایک عمدہ قسم کا اٹالین کمبل چارخانہ کا تھا جس کے دونوں رخ مختلف رنگ کے تھے۔ خانیوال پہنچ کر میں نے دیکھا کہ میرا کمبل کسی صاحب کے ساتھ غلطی سے چلا گیا تھا۔ اور زیادہ گمان یہ ہوتا ہے کہ غالباً ملتان میں اتر گیا تھا کیونکہ جو صاحب کمبل کے پاس بیٹھے تھے وہ ملتان میں اترے تھے۔ اس ڈبہ میں جتنے آدمی تھے سب ربوہ سے سوار ہوئے تھے اور احمدی تھے۔ جس احمدی بھائی کے ساتھ وہ غلطی سے چلا گیا ہو۔ یا کسی کو اس کا علم ہو یا کہیں جمع کرا دیا ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع ذیل بارادانہ فرمائیں۔

سید فرید الحق ہیڈ ٹکٹ کلکٹر حیدرآباد سندھ ریلوے اسٹیشن

---

## درخواستہائے دعا

(۱) میرے ماموں چوہدری رحمت اللہ صاحب چک نمبر ۳۲۷ ضلع بہاولنگر بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ عبدالمجید کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ

(۲) بندہ کی والدہ صاحبہ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ آپ کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ عبدالباسط پرویز لاہور

(۳) مکرمی چوہدری عبداللہ خانصاحب پریذیڈنٹ چک نمبر ۲ تحصیل خوشاب تقریباً ایک ہفتہ سے بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (نصر اللہ خان۔ ربوہ)

(۴) خاکسار کی والدہ عرصہ چھ ماہ سے مسلسل بیمار ہیں۔ آجکل جناح ہسپتال کراچی میں داخل ہیں احباب شفائے کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ محمد ظفر اللہ لالوکھیت کراچی نمبر ۱۹

(۵) خاکسار نے امسال سندھ یونیورسٹی سے فرسٹ ایئر سائنس کا امتحان دینا ہے اور میرے بھائی نذیر احمد صاحب ساجد نے فرسٹ ایئر طب کا امتحان اسی یونیورسٹی سے دینا ہے۔ احباب ہم دونوں کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔
سلیم احمد خلیل
فرسٹ ایئر سائنس گورنمنٹ کالج حیدرآباد

# وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

**نمبر ۱۴۵۰۰** میں محمد ظفر اللہ ولد چوہدری جلال الدین صاحب قوم جٹ سیال پیشہ زمینداری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن بستی سیالاں والی کھنگر نوالا ڈاکخانہ کھڈیاں ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱۱/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد جدی اراضی نہری ۱۵ ایکڑ ہے جس کی قیمت کل -/۱۳۶۰۰۰ روپے واقع بستی سیالاں مشمولہ کھنگر نوالا میں ہے میں موجودہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ محمد ظفر اللہ سیال بقلم خود
گواہ شد:۔ غلام احمد پٹواری کھنگر نوالا تحصیل قصور۔ ضلع لاہور
گواہ شد:۔ حبیب اللہ سیال برادر حقیقی موصی مذکور وصیت ۶۰۴۴ جوڑہ ضلع لاہور۔

**نمبر ۱۴۵۰۱** میں اشرف ولد چوہدری نور محمد صاحب قوم راجپوت عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن جوڑہ ڈاکخانہ خاص ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۱/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں طالب علم ہوں اور مجھے اس وقت گھر سے بیس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنے ماہوار جیب خرچ کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد:۔ محمد اشرف ولد چوہدری نور محمد سیال
گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ
گواہ شد:۔ حبیب اللہ سیال موصی ۶۰۴۴ جوڑہ براستہ قصور ضلع لاہور

**نمبر ۱۴۴۹۱** میں عطاء اللہ ولد حسن محمد قوم راجپوت بھٹی پیشہ کتابت عمر تقریباً ساٹھ سال تاریخ بیعت فروری ۱۹۱۶ء ساکنہ لاہور ڈاکخانہ خاص ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ نومبر ۱۹۵۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ البتہ ایک عدد مکان پختہ جس کا رقبہ ۱۰ مرلہ محلہ دار البرکات قادیان ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب حال ہندوستان میرے قبضہ میں تھا۔ اس کے ملنے پر اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ چونکہ میرا گذارہ کسی جائیداد پر نہیں ہے بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت تقریباً پچاس روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ عطاء اللہ بقلم خود مکان ۳۱ پنجاب کلاتھ مارکیٹ بیرون دہلی دروازہ لاہور
گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی موصی ۲۷۹۷ انسپکٹر بیت المال ربوہ
گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا موصی ۲۷۷۷ کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

**نمبر ۱۴۵۰۶** میں مرزا نذیر علی صحابی ولد مرزا محمد علی قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۵۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ۔ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۱/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں صدر انجمن احمدیہ میں ملازم ہوں اس وقت تنخواہ معہ قحط الاؤنس ماہوار -/۸۵ روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لہذا میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔

العبد:۔ مرزا نذیر علی صحابی ولد مرزا محمد علی دفتر وصیت ربوہ۔
گواہ شد:۔ محمد جمیل کارکن دفتر وصیت ربوہ ضلع جھنگ۔
گواہ شد:۔ محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ۔

**نمبر ۱۴۵۰۳** میں الشیخ عبد اللطیف ولد الشیخ منظور علی قوم الشیخ پیشہ ڈاکٹری عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن عدن ڈاکخانہ خاص ضلع عدن صوبہ عدن۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۱/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
اس وقت خاکسار کی جائیداد حسب ذیل ہے ایک مکان جو کہ عدن میں واقع ہے۔ جس کا حسب ذیل ایڈریس ہے اور اس کی قیمت تقریباً ساٹھ ہزار روپے بنتی ہے۔ میں اس کے اور آمدنی ماہوار جو کہ تقریباً ۷۰۰ شلنگ ہوتی ہے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اپنی آمدنی کا حصہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات کے وقت اگر کوئی مزید جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان [illegible] ہوگی۔

العبد:۔ Dr. S. A Latif
Sec C. ST No 4
Samp Aden
گواہ شد:۔ شیخ حبیب اللہ دہلونگ کلرک آفس محاسب ربوہ
گواہ شد:۔ شیخ فضل حق احمدی ربوہ





## (بقیہ صفحہ ۴)

| نمبر | نام | کاپیوں کا آرڈر دیا |
|---|---|---|
| (۲۲) | چوہدری عبد الحمید صاحب ولد چوہدری فضل محمد صاحب مرحوم از لاہور اپنے والد صاحب مرحوم کی طرف سے | ۲۵ |
| (۲۳) | خاکسار مظفر الدین اپنے اور اپنے خاندان کی طرف سے | ۵ کاپیاں |
| (۲۴) | ح الدار صلاح الدین چوہدری صاحب " " | ۵ " |
| | **از جماعت مشرقی بنگال** | |
| (۲۵) | کیپٹن چوہدری خورشید احمد صاحب امیر جماعت مشرقی بنگال۔ | ۵۰ " |
| (۲۶) | مکرم محمد عمر بشیر احمد صاحب اپنی طرف سے ۔۔۔۔ | ۵۰ " |
| (۲۷) | " " محمد سلیمان صاحب ڈھاکہ کی طرف سے | ۵۰ " |
| (۲۸) | " " بنگال کی جماعت کی طرف سے | ۵۰ " |
| (۲۹) | " " شیخ محمد رفیق صاحب ڈھاکہ کی طرف سے | ۲ " |
| (۳۰) | " " محمد شفیع صاحب گھوڑ گھوری ڈھاکہ کی طرف سے | ۲ " |
| | **از جماعت کلکتہ** | |
| (۳۱) | مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب کلکتہ | ۱۰۰ کاپی |
| (۳۲) | " میاں محمد حسین صاحب نیشنل بیڑی کلکتہ | ۱۰۰ " |
| (۳۳) | " محمد عمر محمد بشیر سہگل صاحبان کلکتہ | ۵۰۰ " |

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش کو پورا کرنے کے سلسلے میں عملی قدم اٹھایا ہے

مذکورہ تمام احباب کرام کی خدمت میں عرض ہے۔ جب تک ان کی طرف سے فہرستیں موصول نہ ہوں رسالہ بھجوانے میں مشکل پیش آئے گی۔ لہذا دفتر ریویو آف ریلیجنز کو ان احباب کی فہرست سے مطلع فرمائیں جنہیں وہ ہر ماہ ریویو بھجوانا چاہتے ہیں تاکہ اس کی تعمیل کی جا سکے۔

مظفر الدین چوہدری ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز انگریزی

# ربوہ میں ٹیلیفون سسٹم کا اجراء

الحمدللہ آج مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۵۷ء سے ربوہ میں سرکاری طور پر ٹیلیفون کا اجراء ہوگیا ہے اور ٹرنک کالیں بھی کھل گئی ہیں۔ ٹیلیفون کا محکمہ جو اب یہ کوشش کر رہا تھا کہ جتنی جلد ہو سکے ٹیلیفون جاری کر دیئے جائیں ۲۲ دسمبر کو انہوں نے جو ٹسٹ کیا تھا وہ کافی کامیاب رہا۔ نقائص کی درستی ہوتی رہی۔ یہاں تک کہ اب مورخہ ۱۰ جنوری سے سرکاری طور پر ٹیلیفون ایکسچینج کھول دیا گیا ہے۔ احباب کی اطلاع کے لئے ربوہ کے ٹیلیفون نمبروں کی فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

| نمبر شمار | نام | ٹیلیفون نمبر |
|---|---|---|
| ۱ | افسر امانت | ۴۰ |
| ۲ | ناظر بیت المال | ۴۱ |
| ۳ | پرنسپل جامعہ نصرت | ۴۳ |
| ۴ | رہائش مرزا مبارک احمد صاحب | ۴۴ |
| ۵ | رہائش میاں غلام محمد صاحب اختر | ۴۵ |
| ۶ | وکیل الزراعت تحریک جدید | ۴۶ |
| ۷ | سیکرٹری میونسپل کمیٹی ربوہ | ۴۷ |
| ۸ | خدام الاحمدیہ مرکزیہ | ۴۸ |
| ۹ | اخبار الفضل | ۴۹ |
| ۱۰ | ناظر اعلیٰ | ۵۰ |
| ۱۱ | رہائش مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے | ۵۱ |
| ۱۲ | حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ (ام متین صاحبہ) | ۵۲ |
| ۱۳ | رہائش مرزا حفیظ احمد صاحب | ۵۳ |
| ۱۴ | نواب محمد احمد خانصاحب | ۵۴ |
| ۱۵ | رہائش مرزا منور احمد صاحب | ۵۵ |
| ۱۶ | حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایکسٹینشن | ۵۶A |
| | دفتر پرائیویٹ سیکرٹری | ۵۶ |
| ۱۷ | ناظر حفاظت | ۵۷ |
| ۱۸ | افسر انچارج ایم۔ ریلیف سنڈیکیٹ | ۵۸ |
| ۱۹ | ناظر امور عامہ | ۵۹ |
| ۲۰ | جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ | ۶۰ |
| ۲۱ | فضل عمر ہسپتال ربوہ | ۶۱ |
| ۲۲ | ٹیلیفون ایکسچینج انکوائری | ۷۰ |
| ۲۳ | پبلک کال آفس (پوسٹ آفس) | ۴۲ |
| | سرگودھا ٹرنک کال | ۵ |

جیسے جیسے مزید ٹیلیفون لگتے جائیں گے ان کے نمبر اخبار میں شائع کر دیئے جائیں گے تاکہ Directory کے چھپنے سے پہلے احباب فائدہ اٹھا سکیں (ناظر امور خارجہ)

# البم

## حضور اقدس کے سفر یورپ کا مکمل البم

۱۔ حضور اقدس کی ایک خواہش کی تکمیل ہے

۲۔ حسن و رعنائی سے مزین ہے

۳۔ "وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائیگا" کا آئینہ دار

ہر احمدی کے پاس بلکہ ہر احمدیہ لائبریری میں اس کی موجودگی تبلیغ میں خاص اہمیت رکھتی ہے۔

قیمت فی البم دو روپے بارہ آنہ

کتب مکتبہ خدام الاحمدیہ ۔ (۱) اسلام اور غیر مسلم رعایا۔ علمی شاہکار ۔ عدل و انصاف کے بے مثال نمونے۔ سیاست و حکمرانی کے دائمی اصول قیمت مجلد عیر اور بغیر جلد عہ

(۲) خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے بطور تربیتی نصاب کے ۳۱ جنوری تک مقرر ہوئی ہے۔ احادیث کا انتخاب عمدہ ہے۔ مجالس کو زیادہ تعداد منگوانے پر کمیشن کی گنجائش ہے۔

قیمت مجلد عہ بغیر جلد ۱۲ار

مہتمم اشاعت و نگران مکتبہ خدام الاحمدیہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

# ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں

ماہ دسمبر کے بل ایجنٹ حضرات کی خدمت میں ارسال کئے جا چکے ہیں۔ ان بلوں کی رقم پندرہ جنوری سے قبل دفتر روزنامہ الفضل ربوہ میں پہنچ جانی چاہیئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

# لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

(بقیہ صفحہ ۲)

آج کی دنیا تجربہ اور مشاہدہ کی بنا پر مادیات میں ترقی کر کے اس حالت کو پہنچ چکی ہے کہ روحانیت کی طرف اس کی باگ موڑنے کے لئے ضروری ہے کہ روحانی حقیقت کو بھی ذاتی تجربہ اور مشاہدہ سے اسے محسوس کرایا جائے ـــ جو ترقی زمانہ حال کے دانشمندوں نے کی ہے وہ اس بات کی متقاضی ہے جیسا کہ ان کے موجودہ رجحانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنی بے پناہ مادی ترقی سے مطمئن نہیں ہیں وہ اپنی موجودہ زندگی میں نہایت اہم کمی پاتے ہیں اور وہ اس نتیجہ پر بھی عقل سے پہنچ گئے ہیں کہ یہ کمی "روحانیت" کی کمی ہے۔ وہ گویا "روحانیت" کے دروازہ پر کھڑے ہیں۔ لیکن چونکہ ان کی عقل مادیات کی ترقی میں یہ تجربہ اور مشاہدہ کے بل بوتے پر پروان چڑھی ہے وہ یہ بھی احساس رکھتے ہیں کہ بغیر روحانی تجربہ اور مشاہدہ کے روحانیت کی حقیقت کو وہ نہیں پا سکتے اور نہ اس میں کوئی ترقی کر سکتے ہیں۔ ان کی ذہنیت کبھی رسالت اور اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات پر کامل ایمان نہیں لا سکتی جب تک ان کے سامنے نہ صرف ایک زندہ نمونہ پیش کیا جائے بلکہ جو روحانیت کے ذاتی تجربہ اور مشاہدہ میں ان کی رہنمائی بھی کرے۔ آج اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے جہاں عقل کی رہنمائی کی ضرورت ہے وہاں ایک ایسے انسان کی بھی ضرورت ہے جو اپنی ذات میں نمونہ ہی صرف پیش نہ کرے بلکہ دوسروں کی بھی اس میں رہنمائی کرے۔

جماعت احمدیہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں وہ نمونہ پا لیا ہے اور آپ کی رہنمائی میں جماعت علیٰ وجہ البصیرت اس راہ پر گامزن ہے ؕ

# ضروری اعلان برائے ضلع وار

انتخابات جماعتہائے احمدیہ کے عہدیداران کی میعاد سہ سالہ ۳۰/۴/۵۶ کو ختم ہو چکی ہوئی ہے۔ اس بارہ میں متعدد اعلانات اور چٹھیات کے ذریعہ امراء ضلع کو توجہ دلائی جا چکی ہے لیکن اکثر ضلعوں کی جماعتوں کی طرف سے انتخابات موصول نہیں ہوئے اور قریباً نو ماہ ختم ہو چکے ہیں۔ اب بذریعہ اعلان ہذا امراء ضلع کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ ایسی جماعتوں کے انتخابات مورخہ ۲۵/۱/۵۷ تک مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ اس میعاد کے بعد ایسی جماعتوں کے نام اخبار میں شائع کر دیئے جائیں گے جن کی طرف سے انتخابات موصول نہ ہوئے ہوں اور ساتھ ہی متعلقہ امراء ضلع کے متعلق صدر انجمن احمدیہ میں معاملہ پیش کر دیا جائے گا کہ انہوں نے پوری توجہ نہیں دی۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

# دعوت ولیمہ

مورخہ ۸ جنوری ۱۹۵۷ء کو مکرم مرزا معظم بیگ صاحب افسر لنگر خانہ نے اپنے تیسرے صاحبزادے مرزا منور بیگ صاحب کی دعوت ولیمہ کا وسیع پیمانے پر انتظام کیا۔ ان کی شادی کی تقریب مورخہ ۷ جنوری ۱۹۵۷ء کو عمل میں آئی تھی اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کا نکاح جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء کے موقع پر صفیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم صوفی فضل الٰہی صاحب آف لاہور حال ربوہ کے ہمراہ پڑھا تھا۔

دعوت ولیمہ میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد۔ صحابہ کرام۔ صدر انجمن احمدیہ کے ناظر صاحبان۔ تحریک جدید کے وکلاء حضرات اور ربوہ کے بہت سے احباب نے شرکت کی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے۔ اور دولہا دلہن کو ایک کامیاب اور مثالی زندگی گذارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

## درخواست دعا

میرے خالو صاحب چک ۳۲۹ H-R ریاست بہاولپور جلسہ سالانہ کے بعد سے اب تک بیمار چلے آ رہے ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔

سید احمد محمود مینیجر نصرت آرٹ پریس ربوہ